خطاب: سید عطاء المحسن بخاری
ناقل: مہدی معاویہ

یزیدی کون؟

دارِ بنی ہاشم ملتان
۷/اگست ۱۹۹۲ء

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے سانحہ شہادت کے ضمن میں ہمارے موقف کے متعلق یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ یہ تو یزیدی ہیں۔ حتیٰ کہ پاکستان کے ایک بڑے کرانڈیل مولوی نے ہمیں یزیدی لکھ بھی دیا۔۔۔۔ کسی کے لکھنے سے کیا ہوتا ہے؟ بھائی! یزیدی تو دراصل وہ ہے جس نے یزید کی بیعت کی۔ اور بیعت کی سیدنا حسینؓ کے بھائی (محمد بن علی المعروف محمد بن حنفیہ) نے۔ یہ حوالہ مضبوط سند کے ساتھ تاریخ میں موجود ہے اور اس مولوی کو عمداً نظر نہیں آتا جو ہمیں بہ طور گالی یزیدی کہتا جاتا ہے۔

عہدِ یزید کے جن معروف صحابہ نے بغیر جبر و اکراہ یزید کی بیعت کی ان میں جناب سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ اور جناب سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ اور سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ یزیدی یہ ہوئے کہ ہم؟ ہم نے نہ تو یزید کی بیعت کی، نہ اس کا زمانہ پایا، نہ اس کے اعمال دیکھے، نہ اس کے احوال دیکھے ہم نے تو تاریخ میں لکھی ہوئی ایک بات بتائی۔ اور جاہل مولویوں کے منہ کھل گئے کہ صاحب یہ یزیدی ہے۔ یہ یزیدی ہے۔ اب ہمیں بتاؤ کہ یزید کی بیعت ہم نے کی کہ عبداللہ ابن عمرؓ نے، عبداللہ بن عباسؓ نے، سیدنا حسینؓ کے بھائیوں نے، حضرت عقیلؓ کے بیٹوں نے، حضرت جعفر طیارؓ کے بیٹے نے۔ سیدنا حسینؓ کے بہنوئی نے ہمارا کیا قصور ہے؟ یہ بتانا جرم ہے تو یہ جرم ہم کرتے رہیں گے۔ اور نہ ہی ایسا جرم ہے کہ اس کے بتانے سے ہم رک جائیں۔ رک نہیں سکتے۔ یہ قافلہ بڑھے گا۔ بہت دور تک جائے گا۔ اور یہ تمہارا دامِ تزویر اور یہ لکھنؤ، ملتان کے بدمعاشوں کی بدمعاشیاں ہم ختم کر کے دم لیں گے۔ انشاء اللہ!

ہمارے بزرگوں نے ہمیں اسی راستے پر چلایا ہے۔ صحیح راستے پر چلایا ہے۔ استقامت عطاء فرمائی ہے۔ نہ تمہارے جبر و تشدد کا ہمیں کوئی ڈر ہے نہ تمہارے پیسوں کی کوئی لالچ ہے۔ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے اس سے۔۔۔۔۔ اس بات سے تعلق ہے کہ بات کب پہنچتی ہے؟ کس کو پہنچتی ہے؟ کس طرح پہنچتی ہے؟ کون پہنچاتا ہے؟ کس طرح پہنچاتا ہے؟ تم ہمیں یزیدی کہو یہاں ہمارے سامنے آ کے کہو۔ ہم تمہیں بتائیں گے کہ یزیدی کون ہے؟ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے سفر کربلا میں سات مرتبہ کہا کہ میں یزید کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا ہوں۔ میرا راستہ خالی کرو میں جاتا ہوں۔ بتاؤ یزیدی کون ہوا؟

تم نے کیا پراپیگنڈہ کیا کہ۔۔۔ اسلام ڈوبا جا رہا تھا، حضور ﷺ کی سنتیں مٹتی جا رہی تھیں، دین مٹا جا رہا تھا، لوگ بدمعاش ہو گئے تھے، حکمرانوں نے ایرانیوں جیسا کام شروع کر رکھا تھا۔
کہاں ہے یہ اور کس معتبر روایت میں ہے؟

[illegible] ان [illegible] جواب میں سیدنا حسین کے بھائی سیدنا محمد بن علی کی بات وزنی ہے۔ اکیلا آدمی تم ہی مت [illegible] مانتے ہیں کافی ہے۔ تمہارے لئے تو آسان ہے سب کا انکار کرنا۔ سب کو یزیدی کہہ دینا ان کو بھی کہو۔ وہ فرماتے ہیں:

اقمت عنده خمس سنین۔

"میں یزید کے پاس پانچ برس رہا ہوں"

وجدته مواظبا على الصلوة۔

"میں نے اس کو نمازوں کا پابند پایا"

قائماً بالسنة۔

"سنت کو قائم کرنے والا پایا۔"

عالماً بالفقه۔

"میں نے اس کو فقیہہ پایا" یہ عبارت البدایہ والنہایہ میں موجود ہے۔ اس کو پڑھو۔ بار بار پڑھو۔ تاکہ تمہارا ایمان درست ہو۔ تمہارے مغازی درست ہوں۔ اور تمہاری زبان درست ہو جو بگڑ چکی ہے۔

زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا

اپنا قبلہ درست کرو اور محمد بن علیؒ کی بات پڑھو۔ یہ جتنے مولوی ہیں، چکوال کے، اچھرے کے، راولپنڈی کے، ملتان کے، کراچی کے ادھر اُدھر کے یہ جتنے گھومنے والے لٹو ہیں ان کو رسی باندھو۔ پھر چلاؤ ان کو دیکھو صحیح چلیں گے۔ یہ بات تاریخ کی ہے عقیدہ کی نہیں۔ واقعہ ہوا ہے تاریخ کا، تم نے اس کو عقیدہ میں شامل کرلیا ہے۔ پھر اس کی حمایت میں دور دراز کار کہانیاں کہاں سے کھینچ لاتے ہو۔ ہم نہیں سننا چاہتے۔ نہ ماننا چاہتے ہیں۔ ایک لمحے کے لئے بھی نہیں۔

جناب محمد بن حنفیہ کے متعلق، جناب مولا علی نے حسنؓ و حسینؓ کو وصیت کی تھی کہ اس کا دھیان رکھنا۔ یہ بھی اسی البدایہ والنہایہ میں ہے۔ اور یہ بھی البدایہ والنہایہ میں ہے کہ یزید نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اونٹنی کے متعلق:

هي مامورة۔

یہ میری اونٹنی اللہ کی طرف سے مامور ہے۔ اس کو چھوڑ دو۔ جہاں اللہ کا حکم ہوگا وہاں یہ بیٹھے گی۔ اور یہ جناب سیدنا ابوایوب انصاری میزبانِ رسول رضی اللہ عنہ کے مکان پر بیٹھی۔

حضرت ابوایوب انصاری قسطنطنیہ پر حملے کے غزوے میں گئے۔ بیمار پڑ گئے۔ اور موت نے آن لیا۔ انہوں نے وصیت کی کہ یزید میرا جنازہ پڑھائے۔۔۔۔۔ یہ میں نے تو وصیت نہیں کی یہ مولوی صاحبان کو دکھائی نہیں دیتا اور یہ بھی اسی البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ جناب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ یزیدی فوج میں تھے۔ قسطنطنیہ پر حملے کے وقت۔۔۔۔ دیکھو پڑھو۔ ہم بھی پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو۔۔۔۔ یا ہم سے پڑھو۔ ہم سے سیکھو۔۔۔۔ یہ عقل

کا دور ہے، شعور کا دور ہے۔ شعور کو جگانا ہمارا کام ہے ہم شعور کو زندہ کریں گے۔ ہم تمہیں یہ بتائیں گے کہ تاریخ میں کیا لکھا ہے۔ تمہاری جھوٹی "تقدیس" پارہ پارہ کریں گے۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں ۹ تاریخ کو آخری مرتبہ یہ بات کہی میں سیدھا شام جاتا ہوں۔ یزید سے گفتگو کرتا ہوں:

"ان اضع یدی علی یدیزید فھو ابن عمی"

میں اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ پر رکھتا ہوں وہ میرے چچا کا بیٹا ہے---- یہ میں نے تو نہیں کہا۔ میں نے تو بتایا ہے بتانے اور کہنے میں بڑا فرق ہے۔ تم چھپاتے ہو میں بتاتا ہوں۔ بس اتنا فرق ہے۔ شیعوں کے گرو ساجد نقوی کا چچا گلاب شاہ بیٹھا ہے۔ اس گلاب دیوی ہسپتال کے انچارج کے پاس جاؤ اس سے پوچھو کہ یہ تاریخ میں ہے یا نہیں تم اس کا انکار کر سکتے ہو---؟ تم نام نہاد اہلِ حق بنتے ہو حق الاٹ کرا چکے ہو اپنے نام۔ تمہیں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں چھپ کے نہیں کہتا، تاریخ میں لکھا ہے اور شیعہ سنی سب کی کتابوں میں لکھا ہے۔ قبروں کو "جپھیاں" ڈالنے والے اور گھوڑے کے نیچے سے گزرنے والے مولوی اور ان کے حواری سامنے آئیں اور جرأت سے بات کریں۔ وہ اپنے گلے کی گراریاں گھمائیں اور بتائیں کہ یہ واقعہ تاریخ میں ہے کہ نہیں۔ اور جناب دل پہ ہاتھ رکھ کر سنیئے۔ جناب سیدنا عبداللہ ابنِ عمرؓ نے نے سیدنا عبداللہ ابن زبیرؓ اور حضرت حسینؓ کو فرمایا:

قال اتقیا اللہ۔

دونوں اللہ سے ڈرو۔

ولا تفرقابین جماعۃ المسلمین۔

اور مسلمانوں کی جماعت میں پھوٹ مت ڈالو۔

اتقیا تثنیہ کے صیغہ کے ساتھ۔ اتقیا اللہ دونوں اللہ سے ڈرو۔ **ولا تفرقا** مت پھوٹ ڈالو۔

بین جماعۃ المسلمین۔

مسلمانوں کی جماعت میں۔ یہ کس نے کہا؟ عبداللہؓ ابن عمرؓ نے کس کو کہا؟ عبداللہ ابن الزبیرؓ کو اور حسینؓ بن علی کو۔ یہ بات عمر کا بیٹا ہی کہہ سکتا ہے یہ انھی کی جرأت بسالت ہے۔

میں تو تینوں کا غلام ہوں میں تو ان کی بارگاہ کا کفش بردار ہوں۔ میری تو کوئی حیثیت نہیں۔ حیثیت تو ہے عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی جن کو شیخ الصحابہ اور فقیہ الصحابہ کہا گیا۔

جناب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو امت نے اعزازاً صحابی مانا ہے صحابہ کے درجات میں آپ کا وہ مقام نہیں ہے جو سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ کا ہے۔ ہمت ہے تو سیدنا عبداللہ ابنِ عمر کو گالی دو۔ کیونکہ بڑے یزیدی تو وہی ہیں۔ اور بعد میں ہمیں بھی دے لو۔۔۔ منظور ہے۔

میرے ابا کو تو ان ملتانیوں نے ۱۹۳۳ء میں گالیاں دیں۔ ۱۹۳۳ء میں جھنگ والوں نے گالیوں کا مرقع شائع کیا۔ جرم کیا تھا--- کہ ان واقعات کو طشت از بام کیا۔ حقائق کھولے تمہاری رام لیلا کی داستانیں جو تم نے گھڑ رکھی ہیں ان کو ننگا کیا۔ ان کے تار و پود بکھیرے۔ ان کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا۔ تمہارے خود ساختہ حسین اور واقعہ

کربلا کے جھوٹ کا پول کھول دیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب ۱۹۶۲ء میں ہم نے ملتان میں یومِ معاویہؓ منایا تو ایک پرانا، پھٹا ہوا تعزیے کا غول جارہا تھا کہنے لگے "او۔۔۔۔ لعین کا لڑکا لعین جارہا ہے" ہم نے سنا، اب بھی کھو سنیں گے لیکن یہ بتائیں گے کہ عبداللہ ابن عمرؓ نے یہ کہا، انہوں نے یزید کی بیعت کی، محمد بن علیؓ المعروف محمد بن حنفیہ نے بیعت کی نعمان ابنِ بشیرؓ نے بیعت کی۔ بیعت کرنا اگر جرم نہیں ہے تو بتانا کیسے جرم ہے؟ تم میں اگر ہمت ہے تو سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کو کچھ کہہ کر دیکھو۔ پھر دیکھو تمہارا حشر کیا ہوتا ہے۔ عبداللہؓ ابن عباسؓ کو جو سیدنا حسینؓ کے چچا جان ہیں۔ جناب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے ہیں۔ راس المفسرین ہیں۔ یہ مقام ہے ان کا بہت بڑے آدمی ہیں صحابہ میں۔ انہیں بُرا کہو تم نام نہاد دیوبندی اسلاف دیوبندی کے تاجر خصوصاً میرے مخاطب ہو پھر دیکھو لعنت تم پر چہاجوں برستی ہے کہ نہیں۔ پھر کہتا ہوں جناب میں نے بیعت نہیں کی۔ میں نے یزید کا زمانہ نہیں پایا۔ میرا وہ دوست نہیں تھا۔ میں اس کے پاس نہیں رہا۔ نہ اس سے مجھے پیسے ملتے تھے، نہ زمینیں ملیں، زمین سیدنا زین العابدین کو ملی، سرمایہ انہیں ملا، چالیس دن یزید کے گھر میں وہ رہے اور کیا تم بتا سکتے ہو کہ جناب سیدہ زینب رضی اللہ عنھا کا انتقال کہاں ہوا؟ بتا سکتے ہو۔۔۔۔؟ کیا مدینہ میں؟ (ایک آواز دمشق میں) کیوں کیا کرنے گئیں تھیں وہاں پہ۔۔۔؟ تم تو کہتے ہو جناب ایک خبیث اٹھا اور کہنے لگا یہ زینب مجھے دے دو۔ یہ مالِ غنیمت ہے۔

استغفر الله ربی من کل ذنب واتوب الیه۔

تمہیں یہ کہتے ہوئے، بیان کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔۔۔ نہیں ہوا ایسے۔ کسی نے کچھ نہیں کہا۔ کوئی دربار نہیں تھا۔ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے،۔۔۔۔۔۔ اگر میں غلط کہتا ہوں تو دلیل کے ساتھ میری جہالت دور کرو۔ نقشے میں وہ جگہ بتاؤ جہاں امویوں کا دربار تھا۔ ورنہ میں بتاتا ہوں کہ وہ اسی مسجد میں بیٹھتے تھے۔ جناب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اور یہ بیچارا یزید بھی۔

ایک مقصورہ ابا جان نے بنوایا۔ ایک مقصورہ اس نے بنوایا اپنی حفاظت کے لئے دونوں مقصورے آج تک موجود ہیں۔ آج تک تمہاری تاریخ کا اور تمہارے قصے کہانیوں کا منہ چڑا رہے ہیں۔ اور تمہارے منہ پر تھپڑ مار رہے ہیں۔ جس واقعہ حرہ کو یہ جاہل مولوی اور تاریخ کے جانب دار اور نام نہاد طالب علم کہتے ہیں کہ جناب حرہ ہوا، تین دن تک مدینے کو حلال کیا گیا۔ یہ ہوا اور وہ ہوا، کہتے ہونا سنو!۔۔۔ انہی عبداللہ ابن عمرؓ نے:

جمع بناه۔

اپنے بیٹوں کو جمع کیا۔

وجماعات من اهل بیت النبوة"

اور اہلِ بیت نبوۃ میں سے جماعتوں کو جمع کیا ایک کو نہیں، دو کو نہیں جماعات کو جمع کیا اور کہا۔

"خبردار تم میں سے کسی نے یزید کی بیعت توڑی" تو میرا اس کے ساتھ یہ آخری دن ہوگا۔ جناب! میں سچ بولتا ہوں اور سچ بتاتا ہوں اس لئے کہ میں گھوڑے کے نیچے سے نہیں گزرا۔ اوپر بیٹھا ہوں۔ میں نے چالیس میل گھوڑے پر ایک دن میں سفر کیا ہے۔ الحمدللہ میں گھوڑے کا سوار ہوں۔ محتاج نہیں ہوں۔ گھوڑا میرا محتاج ہے۔ میرے ہاتھوں میں تھامی ہوئی لگام کا محتاج ہے۔ میری رکاب کا محتاج ہے۔

یہ بھی ابن کیثر کی البدایہ میں موجود ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ دھوکہ ہوا۔ وہ دھوکہ کھا گئے۔ بھی دھوکہ کھا گئے اور بھئی بھی۔ پینتیس صحابہ نے آپ سے کہا کہ مت جائیں اس سفر کو ملتوی کر دیں۔ رافضیوں کی کتب میں موجود ہے کہ "عبداللہ ابن عمر بنام ناقہ اش جسپید" کہ عبداللہ ابن عمر سیدنا حسین! کی اونٹنی کی لگام سے لپٹ گئے۔ (کربلا میں سیدنا حسینؓ گھوڑے پر نہیں اونٹنی پر سوار تھے) اور لپٹ کے کہا جانِ برادر! تم دیکھو تمہارے باپ کے ساتھ ان کے شیعوں نے کیا کیا۔ تمہارے بھائی کے ساتھ کیا کیا۔ اور میں تمہیں خون میں لت پت دیکھ رہا ہوں۔ تم مت جاؤ۔ اگر جانا ہی ہے تو بچوں کو، بیوی کو، بہنوں کو مت لیجاؤ" اب آپ بتائیں کہ صحابہ غلط تھے؟؟ ہمت ہے تو کرو جرأت صحابہ کو غلط کہو تو ذرا مجھے گالیاں دینے سے پہلے صحابہ کو دیکھ لو۔ میں نے کوئی نیا مسلک اور نظریہ ایجاد نہیں کیا۔ میں تو صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلنا چاہتا ہوں۔ اور آپ کو اسی پر چلنے کی دعوت دیتا ہوں۔ خود ہی فیصلہ کر لو کہ سیدنا حسینؓ کی رائے سے اختلاف رکھنے والے صحابہ کو کیا کہو گے؟ میں ہرگز یہ نہیں کہتا میرا مؤقف تو یہ ہے کہ صحابہ سب کے سب سچے اور راشد ہیں۔ ان کو غلط اور باطل کہنے والے خود غلط بلکہ حرفِ غلط ہیں۔

جناب سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جو صفِ اول کے صحابہ میں سے ہیں وہ منع کرتے ہین لیکن کوفیوں کا دھوکہ جو دعوت کی صورت میں تھا کہ جناب "ہم آپ کے غلام ہیں، زمین سر سبز ہے۔ پھل پک چکا ہے۔ آپ کے سوا ہمارا کوئی امام نہیں۔

انت الامام۔

آیئے اور اپنی جگہ تشریف رکھیئے"۔ مگر سیدنا حسین نے سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بات نہ مانی جو عمر میں سیدنا علی کی مثل تھے اور رتبہ میں سیدنا حسین سے سینکڑوں درجہ بلند۔ صحابہ کہتے ہیں کہ حسینؓ آپ کے شیعہ جھوٹے ہیں۔ پھر حسینؓ نے ان کی بات کو مان لیا؟ سیدنا حسینؓ نے اجتہاد کیا اور اُمت نے ان کے اس اجتہاد پر تصویب کی۔ کسی کو جرأت نہیں کہ ان کے اجتہاد پر انگلی رکھ سکے۔ اور اسے غلط کہے۔ اسی طرح صحابہ کے اجتہاد پر بھی انگلی نہیں اٹھائی جا سکتی۔ اگر کوفے کی طرف جانا اجتہاد تسلیم کیا جائے گا تو واپسی کی گفتگو بھی اجتہاد تسلیم کی جائے گی۔ جیسے ہم نے سیدنا حسینؓ کو مجتہد مانا اسی طرح باقی صحابہ کو ان سے بڑا حقیقی مجتہد جانا۔ سیدنا حسین حکماً صحابی ہیں۔ انہوں نے بڑے صحابہ کی بات نہیں مانی اور ذاتی اجتہاد کو اولیت دی! سیدنا حسینؓ کے متعلق دو روایتیں ہیں ایک روایت یہ ہے کہ جن کوفیوں نے آپ کو خط لکھے تھے انہوں نے خط حاصل کرنے کے لئے خیمے جلا دیئے۔ لوٹ کھسوٹ کی کہ یہ کہیں عبیداللہ کے ہاتھ نہ لگ جائیں۔ وہ خطوط دعوت عبیداللہ کے ہاتھ آجاتے تو ان کی خیر نہیں تھی جو خطوط نویس تھے داعی تھے۔ ایک روایت ہے کہ عبیداللہ ابنِ زیاد نے فوج کا لشکر بھیجا اور آپ کو مجبور کیا کہ وہ عبیداللہ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ جناب سیدنا حسینؓ نے فرمایا تیرے ہاتھ پر یزید کی بیعت نہیں ہو سکتی۔ اور بات میں سے بات آگئی کہ یہ جمہوری سسٹم اگر صحیح ہے یہ طریقہ درست ہے اور اسلام کے مطابق ہے تو پھر کربلا کا واقعہ جس انداز میں بیان کیا جاتا ہے وہ شیعہ کے نزدیک سچا کیوں؟ سنیوں کے نزدیک سچا کیوں؟ پھر جمہوریت تو ساری معاذاللہ یزید بن معاویہؓ کے ساتھ تھی۔ سیدنا حسینؓ کے ساتھ تو جمہوریت نہیں تھی۔ ان کے سگے بھائی بھی ساتھ

نہیں تھے۔ چیلنج ہے میرا۔ ان کے متعلق فتویٰ دو وہ کیا ہیں؟ سیدنا حسینؓ کے چچے کا بیٹا ساتھ نہیں ہے۔ سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ سیدنا حسینؓ کے ساتھ نہیں ہیں۔ عبداللہؓ ابن عباسؓ، نعمان بن بشیرؓ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سیدنا حسینؓ کے ساتھ نہیں ہیں۔ نکالو کہیں سے چھپا ہوا فتویٰ، مارو خنجر اور فتوی دو! اگر جمہوریت تمہیں پسند ہے تو پھر صحابہ کرام سیدنا حسینؓ کے ساتھ نہیں ہیں۔ سارے یزید کے ساتھ ہیں۔ میں تو کہتا ہوں ہاتھ بھی جوڑتا ہوں ایک صحابی سیدنا حسینؓ کے ساتھ دکھا دو منہ مانگا انعام دوں گا۔ تلاش کرو۔ جاؤ ان مولوی صاحبان کی خدمت میں اور دراخوست کرو کہیں سے ڈھونڈو۔ تاریخ کے اوراق کھولو۔ تاریخ کی بات ہے نا۔۔۔! عقیدہ کی بات نہیں ہے۔ عقیدہ تو ہمارا یہی ہے کہ وہ صحابیٔ رسول ہیں ہمارے پیشوا ہیں۔ جیسے ابو سعید خدریؓ صحابی ہیں ویسے ہی سیدنا حسینؓ صحابی ہیں۔ انہوں بھی اجتہاد کیا۔ انہوں نے بھی اجتہاد کیا۔ دونوں برحق ہیں دونوں سچے ہیں۔ دونوں صحیح ہیں۔ جو نہیں گئے وہ بھی سچے ہیں۔ جو گئے وہ بھی سچے ہیں۔ ہر صحابی مجتہد مطلق ہے۔ اور کوئی غیر صحابی کسی صحابی پر تنقید کا حق نہیں رکھتا۔ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے اس سے آگے کی بات نہیں ہے۔ اس سے آگے تاریخ کی بات ہے کہ انہوں نے بڑے صحابہ کی نصیحت نہ مانی اور والد ماجدؓ کے دوستوں کی بھی ایک نہ مانی۔۔۔۔ جمہوریت، جمہوریت۔۔۔۔ کہاں ہے اسلام میں جمہوریت۔

تم کہتے ہو یہ جہاد تھا۔ اسلام مٹ رہا تھا۔ اسلام کو جناب حسینؓ نے کربلا میں زندہ کیا۔ نہیں ہے یہ بات، نہ یہ جہاد تھا اور نہ ہی اسلام مٹ رہا تھا۔ یہ تمہاری گھڑی ہوئی کہانیاں ہیں۔ تمہارے گھڑے ہوئے قصے ہیں۔ بات وہی ہے جو سیدنا حسینؓ نے خود فرمائی۔ اور وہی قولِ فیصل ہے۔ آپ نے فرمایا ہے۔

"ان لی بالعراق حکومة"

"کہ مجھے حکومت کی دعوت دی گئی" اور میں سمجھ رہا تھا کہ عراقی مجھے حکومت دیں گے۔ لیکن اب میرے دونوں بھائی قتل ہو گئے۔ مجھ پر عیاں ہو گیا کہ جو صحابہ کرام اور میرے ساتھی کہتے تھے وہی میرے ساتھ ہوا۔ اب تم۔۔۔۔۔

فانصر فوا حیثی یمیناً وشمالاً"

دائیں بائیں جہاں جا ہے چلے جاؤ۔ کیوں فرمایا یہ۔۔۔۔؟؟

اور یہ فلسفہ جو تم نے گھڑ رکھا ہے کہ:

"ابتداء اسماعیل ہے انتہا حسین"

یہ کیسے؟ مجھے پوچھنے کا حق تو دو کہ یہ بھی چھیننا چاہتے ہو۔ سوال یہ ہے کہ اگر ابتدا اسماعیل اور انتہا حسین ہے اور کربلا کا واقعہ ایسے ہی ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے جناب سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا:

"فلما اسلماوتله للجبین"

دونوں میں بات طے ہو گئی اور انہوں نے زمین پر لٹا دیا۔ پھر کیا ابراہیم علیہ السلام کو تم میں سے کوئی ظالم کہتا ہے؟ اور اسمٰعیل علیہ السلام کو کوئی مظلوم کہتا ہے؟ کیوں نہیں کہتے؟ کہو نا۔ مجھے سوال کا حق ہے اور میں ایسا سوال کروں گا جو تمہارے خرمنِ باطل کو جلا کے رکھ دے۔ گھوڑا برادران "آل الفرس" تمہارے لئے کوئی رعایت نہیں کر سکتا۔

کان کھول کر سن لو۔ اور تم سنیوں میں سے بھی جو آدمی روافض کے لئے نرم گوشہ رکھتا ہے اس کو معاف نہیں کر سکتا۔ یہ دوسرے درجے کا ایمان ہے۔ پہلے درجے کا نہیں۔ میں برائی کو مٹا نہیں سکتا لیکن برائی کے خلاف زبان چلاتا ہوں تم بھی چلاؤ، کرو مزاحمت مار کھاؤ جیسے ہم کھا رہے ہیں۔ آزما کے دیکھ لو۔ جب بھی تم دین پر عمل کرو گے سب سے پہلے گھر سے دشمنی پیدا ہو گی۔ پکے سچے سنی حنفی اپنے ہی گھر میں مخالفت کریں گے۔ بیوی مخالف ہو جائے گی، بچے کہیں گے "ابا جی، آپ نے یہ کیا شروع کر رکھا ہے" گھر میں معاویہؓ کا نام لو، یزید کا نام لو، حسینؓ کا نام لو، جو بھائی سیدنا حسینؓ کے ساتھ نہیں گئے ان کا نام بھی لو۔ دیکھو گھر میں فساد پڑتا ہے یا نہیں۔ اس لئے کہ زنگار لگے ہوئے مدت ہو گئی ہے۔ اتارتے ہوتے بھی عرصہ لگے گا۔ شیعہ کی روایات اور محرم کی دسویں کی خرافات سے متاثر مت ہوں۔ میرا ایک دعویٰ ہے اور الحمدللہ اپنے بزرگوں سے سینہ بسینہ منتقل ہوا وہ آپ کو سناتا ہوں۔ یہ جتنی روایتیں دسویں تاریخ کی بیان کی جاتی ہیں ایک بھی صحیح نہیں ہے۔ ہمت ہے تو آجاؤ دو گھنٹے روز کے نکالو ایک ہفتے میں نچوڑ نکال دیتا ہوں۔ بلکہ نچوڑ کے رکھ دیتا ہوں۔ انشاء اللہ۔

"جلاء العیون"

پڑھ لو۔ ایک عباس قمی کو ہی پڑھ لو۔ اسی طرح البدایہ والنہایہ کو پڑھ لو اور ہماری جان چھوڑ دو۔ میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ ہمیں گالی مت دو۔ پہلے گالی اس کو دو جس نے یزید کی بیعت کی اور اس کے بعد ہمیں بھی دے لو چلو۔۔۔۔!

قبول است گرچہ ہنر ہست

اگر جرأت ہے تو پہلے علیؓ کے بیٹے حسینؓ کے بھائی کو گالی دو۔ عبداللہؓ بن جعفر طیارؓ کو گالی بکو۔ پھر مجھے بھی دے لو۔ بالکل درست ہے۔ اور یزید کی بیوی عبداللہ بن جعفر طیار کی بیٹی کو گالی بکو وہ ہماری ماں ہیں پھر ہمیں بھی بک لو۔ پہلے ماں کو گالی دو پھر بیٹے کو بھی دے لینا۔ ہے جرأت؟ ہے ہمت؟ کھولو زبان ——— کیا افسانے سناتے ہو، کیا کہانیاں چھاپتے ہو، کیا ڈرامے اسٹیج کرتے ہو اور یہ سب شیعوں کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ فلاں کون؟ فلاں کون؟

مختصراً یزید کا ایک ہی جرم نکال سکتے ہو کہ اس نے قاتلانِ حسین کو سزا نہیں دی۔ بس! اگر ایڈمنسٹریشن کا مسئلہ بنائیں تو یہ اس کی اپنی سلطنت کا مسئلہ تھا۔ دفاع کا پہلو نکلتا ہے۔ اس کے باوجود میرا دعویٰ ہے کہ اس نے اس ظالمانہ کارروائی کا کوئی حکم نہیں دیا۔ بے شک جناب سیدنا حسینؓ کے ساتھ ظلم ہوا اور یہ کوفیوں نے کیا۔ انہوں نے بلاوجہ اس بات پر مجبور کیا کہ ان خبیث لوگوں (عبیداللہ ابن زیاد) کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ یہ مشکل کام تھا۔ اور غیرت مند باپ کے غیرت مند بیٹے سے قطعی ناممکن تھا۔ چنانچہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے ابن زیاد کے ہاتھ پر بیعت سے انکار فرمایا اور یزید کے پاس جانے کے لئے راستہ چھوڑنے کا مطالبہ کیا۔ اسی کو بہانہ بنا کر کوفیوں نے انہیں شہید کر دیا۔ اور کیمپ کو لوٹنے والے بھی یہی لوگ تھے۔ جنہوں نے خطوط لکھ کر انہیں بلایا اور حکومت سنبھالنے کی دعوت دی۔

سیدنا حسینؓ صحابیٔ رسول ہیں۔ ان کی بہن صحابیۂ رسول ہیں۔ اور باقی بزرگ خاندان کی نسبت عظیم خاندان کی نسبت ہے۔ احترام کی شان موجود ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ وہ ایسے ویسے تھے بالکل غلط ہے۔ تاریخی طور پر میں اس

رائے پر قائم ہوں کہ یزید سیدنا حسینؓ کا مدِمقابل نہیں تھا۔ ہاں عراقیوں کا مدِمقابل تھا۔ وہ عراقی جو سلیمان ابنِ صرد خزاعی کے گھر سازش کرتے رہے۔ جناب سیدنا علیؓ کے زمانہ میں بھی جناب سیدنا حسنؓ کے زمانہ میں بھی اور سیدنا حسینؓ کے زمانہ میں بھی۔ سلیمان ابن صردِ خزاعی بنو خزاعہ کا فرد تھا۔ بڑا سرمایہ دار تھا۔ اس کے گھر میں میٹنگیں ہوتی تھیں۔ اور سب سے پہلے اسی کے گھر سے خط گیا۔ خط لے جانے والا عبداللہ ابنِ وال تھا۔ اور اس خط میں کیا تھا؟ حیران ہوں گے آپ، تعجب ہو گا آپ کو خط میں لکھا ہے:

"حسین تجھے معاویہ کے مرنے کی مبارک ہو۔ اب تو آجا، عراق تیرے لئے سجا ہوا ہے"

یہی خط دراصل قتلِ حسینؓ کی سبائی سازش کا سرآغاز تھا۔ انہیں دھوکہ دے کر بلایا گیا اور پھر آلِ رسول کو قتل کر کے اُمت مسلمہ کو گروہوں میں تقسیم کرنے کی یہودی سازش کی تکمیل کی گئی۔

مجھ سے بعض احباب نے سوال کیا ہے کہ آپ اس زہریلے پراپیگنڈے کا جواب دیں۔ جو آپ کے بارے میں عموماً کیا جاتا ہے۔ آپ سیدنا حسینؓ کو نہیں مانتے۔ اگر تو سیدنا حسینؓ کو امام ماننے کا تعلق ہے جن معنوں میں رافضی مانتے ہیں کہ امام اور نبی برابر ہیں تو کان کھول کر سن لو میں نہیں مانتا۔ ہم نے اس معنیٰ میں ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی امام نہیں جانا۔ حسینؓ کو کیسے مان لیں؟ قائد، پیشوا، بزرگ مانتے ہیں اور صحابی رسول مانتے ہیں اور نبوت کے بعد صحابیت کا درجہ تمام مراتب سے بڑا ہے۔ امامت سے، خلافت سے، ولایت سے، نجابت سے سب سے بلند ہے۔ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو امت صحابی مانتی ہے۔ ہم بھی صحابی مانتے ہیں۔ ہم اہلِ سنت والجماعت کے فرد ہیں۔ اور ان کو صحابیٔ رسول ہی کے بلند درجہ پر فائز مانتے ہیں۔ ہمارے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جناب وہ تو یزیدی ہیں یزید کو مانتے ہیں اچھا تو جناب یہ کتاب ہے میرے ہاتھ میں "انساب الاشراف" یہ جناب احمد بن یحییٰ بن جابر البلاذریؒ کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کو لیجاؤ اور ان مولویوں کو دکھاؤ جنہوں نے اپنی جہالت کو چھپانے کے لئے میرے خلاف اتنی لمبی زبان کھول رکھی ہے۔ تم ان کی جہالت کو ننگا کرو۔

انساب الاشراف صفحہ نمبر ۴ پر روایت ہے ذرا سنیئے:

المدائینی عن عبدالرحمٰن بن معاویہ قال! قال عامر بن مسعود الجمحی: انا لبمکۃ اذ مرّ بنا برید ینعی معاویۃ فنھضنا الیٰ ابن عباس وھو بمکۃ وعندہ جماعۃ وقد وضعت المائدہ ولم یؤت بالطعام فقلنا لہ یا ابا العباس جاء البرید بموت معاویۃ فوجم طویلاً ثم قال اللھم اوسع لمعاویۃ اما واللہ ماکان مثل من قبلہ ولایاتی بعدہ مثلہ، وان ابنہ یزید لمن صالیخی اھلہ فالزموا مجالسکم واعطوطاعتکم وبیعتکم۔

الانساب الاشراف صفحہ نمبر۴-۳

"مدائنی روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن معاویہ سے انہوں نے کہا کہ "عامر بن مسعود جمحی نے بتایا کہ میں مکہ میں تھا کہ حضرت معاویہؓ کی موت کی اطلاع پہنچی۔ پس میں حضرت ابنِ عباسؓ کے پاس گیا اور وہ مکہ میں تھے اور ان کے پاس لوگوں کی جماعت تھی۔ دستر خوان بچھا دیا گیا تھا اور ابھی تک کھانا نہیں لایا گیا تھا تو ہم نے انہیں کہا اے ابنِ

عباس! حضرت معاویہؓ کی وفات کی اطلاع آئی ہے۔ (یہ سن کر) انہوں نے کافی دیر تک سر جھکائے رکھا پھر اس کے بعد کہا اے اللہ معاویہ کے لئے وسعت پیدا فرما۔ بہرحال اللہ کی قسم نہ اس سے پہلے ان جیسا ہے اور نہ ان کے بعد ایسا آئے گا۔ اور بے شک ان کا بیٹا یزید ان کے گھر میں صالح آدمی ہے۔ پس تم اپنی مجلسوں کو قائم رکھو۔ اور تم اپنی اطاعت و بیعت اس کے سپرد کر دو۔"

یہ کس نے کہا؟ عبداللہ ابن عباسؓ نے، میں نے تو بتایا ہے اور بتاؤں گا جب تک جی چاہے گا، چھپاؤں گا نہیں، تم میری بے پناہ مخالفت کر لو ان شاء اللہ میں بتانے سے گریز نہیں کروں گا۔ یزیدی کہتا ہے تو پہلے ان صحابہ کو کھو، پھر ان کے صدقے مجھے کہہ لو۔ میں ان کے جوتوں پر قربان، ان کے قدموں کی دُھول پر میرے ماں باپ قربان، ساری امت کے ولی، غوث، قطب قربان، یہ تم پیروں اور گدی نشینوں کے جتنے "خلفائے راشدین" ہیں۔ خلیفۂ راشد فلاں، خلیفۂ راشد فلاں، خلیفۂ راشد حضرت مدنیؒ، قاضی مظہر چکوالی اور ابوالاعلیٰ مودودی جیسے مولوی سب کے سب حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے جوتے پہ قربان۔ کٹ تو سکتا ہوں مگر ان صحابہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ عبداللہ ابن عباس کو چھوڑ دوں تو میرا ایمان جاتا ہے۔ نبی کے بعد قرآن کی تفسیر جاتی ہے۔ نبی نے دعائیں دیں۔ ان کے سینے پر پھونک ماری، اور ہاں وہ صحابہ بدر کے ساتھ سیدنا عمر ابن الخطابؓ کی شوریٰ کے ممبر تھے۔ بدر والوں نے اعتراض کیا کہ تم نے ایک لونڈے کو میرے مقابلے میں بٹھا دیا ہے۔ عمر ابن الخطابؓ نے کہا میں اس لڑکے کو لے آتا ہوں جو جی میں آئے پوچھو اس سے۔ یہ تم کو قرآن کے مسائل و معارف بتائے گا۔ یہ وہ عبداللہ ابن عباس ہیں۔ ———— میں عبداللہ ابن عباس کی مانوں گا۔ میں تم سب کو نہیں مانتا، تمہاری باتوں کا انکار بہتر سمجھتا ہوں، اس کی بجائے کہ ان کی بات کا انکار کیا جائے، اتنے بڑے آدمی ہیں وہ اور تم لے آتے ہو اس دور کے بزرگوں کو۔ ابوالکلام نے یہ لکھا ہے، اچھا تو کیا ابوالکلام عبداللہ ابن عباسؓ سے بڑے ہیں۔ مفتی احمد یار نے لکھا ہے تو کیا مفتی احمد یار خان کا رتبہ سیدنا ابن عباسؓ سے بڑا ہے۔ سوچنے کی بات ہے اور جناب ———— یہ رسول اللہ کے چچا کے بیٹے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی ہیں۔ صحابیِ رسول ہیں۔ رئیس المفسرین ہیں۔ کس کی بات معتبر ہے؟ صحابی کی بات یا چودھویں صدی کے فاسق مسلمان کی بات۔ ایک جملہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ "بزرگوں نے فرمایا ہے"۔ بڑا زور لگا لگا کر کہا جاتا ہے، میں پوچھتا ہوں صحابی تمہارے بزرگوں کے بزرگ نہیں ہیں۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مفتی کفایت اللہ، سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور جناب مفتی محمود رحمہم اللہ یہ بزرگ ہیں یا صحابہؓ؟ فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم۔

دل کہتا ہے صحابہ بزرگ ہیں شکم کہتا ہے ہندوستانی علماء۔ جو مانتا ہے مان لو!

جناب ان کے بزرگ کون ہیں؟ میں بھی ان کو بزرگ سمجھتا ہوں۔ ان کا احترام کرتا ہوں لیکن صحابہ کا احترام تو خدا نے مانگا ہے۔ تمہارا احترام نہیں مانگا۔ ساڑھے چار سو آیات صحابہ کے لئے اتری ہیں۔ صحابہ کی مدح و منقبت اور فضیلت کے لئے اتری ہیں۔ ہم ان کا بھی احترام کرتے ہیں۔ لیکن صحابہ کی بات آئے گی تو تمام غیر صحابی بزرگوں کا احترام نمبر دو ہو جائے گا۔ اور صحابہ کا احترام نمبر ایک پر آ جائے گا۔

یزیدی کہنا ہے تو عبد اللہ ابن عباس کو کہو۔ پھر مجھے کہہ لو، کیا میں نے یزید کی تعریف کی ہے؟ میں نے اس کو اچھا کہا ہے۔ ہاں تم عبد اللہ ابن عباس کے مقابلے کا آدمی لاؤ، جو کہے کہ یزید شراب پیتا تھا، زنا کرتا تھا، لونڈیاں رکھتا تھا، کتے پالتا تھا، میں مان لوں گا۔

جناب سنیئے حضرت حسینؓ کے بھائی حضرت محمد حنفیہ کا جواب ان سے کسی نے کہا یزید شراب پیتا ہے، کہا "ارأیت" تونے دیکھا ہے؟ کہا نہیں۔ کہا تونے سنا ہے؟ تجھے اطلاع دی ہے اس نے کہا نہیں اطلاع بھی نہیں دی۔ فرمایا پھر تجھے خدا کا خوف نہیں آتا، یہ کس نے کہا؟ محمد بن حنفیہ نے، انہوں نے کہا اچھا تونے دیکھا بھی نہیں، اطلاع بھی اس نے نہیں دی، تو پھر بھی کہتا ہے کہ وہ شراب پیتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں قرآن کہتا ہے۔

"الا من شهد بالحق وهم يعلمون"

گواہی تو اس کی معتبر ہے۔ جو علم رکھتا ہو اور جو جانتا ہو، نہ تجھے علم ہے، نہ تو جانتا ہے۔ یہ سب کچھ محمد بن علیؓ نے کہا۔ وہ شخص کہنے لگا تیرا خیال شاید یہ ہو کہ ہم تجھے احترام سے نہیں دیکھتے، ہم تیری کمان میں لڑنا چاہتے ہیں، تو محمد بن علیؓ فرمانے لگے کہ سبحان اللہ میں کیوں لڑوں، میں تو نہیں لڑوں گا، وہ کہنے لگا تیرا باپ معاویہؓ سے لڑا ہے کہ نہیں، انہوں نے فرمایا میرے باپ جیسا لے آؤ آج لڑتا ہوں یزید کے ساتھ۔

بات سمجھئے جناب! سیدنا علی ابن ابی طالب جیسا بلند مرتبہ ہو تو یزید کے ساتھ جنگ جاری کی جا سکتی ہے۔ اس نے کہا لوگ تجھ سے نفرت کرنے لگ جائیں گے، جیسے لوگ آج مجھے ڈراتے ہیں کہ شاہ صاحب نہ بتاؤ ورنہ لوگ نفرت کریں گے۔ یہی کہا انہوں نے جناب محمد بن علی کو "ان یتھموک" کہ لوگ مجھ پر تہمت لگائیں گے، اور تجھ سے نفرت کرنے لگیں گے فرمانے لگے کریں، میں یہاں سے چلا جاؤں گا مکہ مکرمہ میں، اللہ کے گھر بیٹھ جاؤں گا، انہوں نے کہا اچھا اپنے ابوالقاسم کو بھیج دے، کہنے لگے سبحان اللہ جو چیز میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا اپنے بیٹے کے لئے کیسے پسند کروں؟ ایک بیٹا بھی ساتھ نہیں بھیجوں گا۔

مجھے یزیدی کہنے والو! یزیدی کہنا ہے تو محمد بن علی کو کہو، میں اپنے ماں باپ کو، اپنے آپ کو اور سارے مولویوں کو قربان کرتا ہوں ان کے جوتوں پر۔ وہ بڑے بلند مقام کے انسان ہیں۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ جتنا مقام نہیں ان کا مگر کم بھی نہیں ہے۔ ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں۔ پھر ان کو کہنے لگے کہ تو ڈر گیا ہو گا، انہوں نے فرمایا بھلا میں کیوں ڈرتا؟ میں پانچ سال یزید کے پاس رہا ہوں۔ میں نے اس کو شراب پیتے نہیں دیکھا، نمازیں پڑھتا تھا، فقہ میں دلچسپی لیتا تھا، فقیہہ تھا، عالم تھا، پڑھا لکھا تھا، بڑا اچھا آدمی تھا، امیرالحج بنتا تھا، یہ کس نے کہا؟ یہ بھی محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے کہا۔ جناب حسین کے بھائی نے، اب فتویٰ پہلے ان پر لگاؤ، پھر مجھ پر لگاؤ، اگر ہمارا نسب صحیح ہے اورالحمدللہ صحیح ہے ثم الحمدللہ صحیح ہے تو پہلے ہمارے دادا سیدنا علی کو گالی دو، پھر ہمیں گالی دو، بزدل وعظ فروشو، قلم کے تاجرو، تم ہمت تو کرو پھر دیکھو تمہارا حشر کیا ہوتا ہے؟ میرا ایک سوال ہے جواب آپ کے ذمہ ہے کہ جب یزید کی فوجیں مدینہ طیبہ میں آئیں تو حضرت زین العابدین کہاں تھے؟ کیا کرتے رہے تھے؟ یہ میرا سوال ہے۔

جناب حضرت زین العابدین جن کا نام علی ہے، جو حسین کے بیٹے ہیں، جو کربلا کے واقعہ میں موجود تھے، اور

چوبیس برس کے تھے، ان کا لڑکا محمد باقر تین برس کا تھا، جن کو تم امام باقر کہتے ہو، یہ امام باقر تین برس کے تھے اور ان کی والدہ ماجدہ کربلا میں تھیں، ان کے والد ماجد کربلا میں تھے، اس واقعہ میں موجود تھے۔ عینی شاہد ہیں۔ ان کی رائے ان کا کوئی ایک قول تاریخ کی صحیح روایت سے یزید کے خلاف لے آؤ۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔

سیدنا علی بن حسین المعروف زین العابدین یزید کے ساتھ تھے

یہ موضوع جتنا طویل ہے تاریخ میں اتنی ہی گرد اس پر جمی ہوئی ہے۔ اس گرد و غبار کو صاف کرنے کی ضرورت ہے۔ اور لوگوں کو اصل صورت حال اور حقیقت حادثہ کربلا سے روشناس کرانا وقت کا تقاضا ہے۔ زندگی باقی رہی تو اس موضوع پر مزید گفتگو آئندہ مجلس میں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واقعۂ کربلا اور اس کا پس منظر

مصنف: مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی۔ مقدمہ: مفکرِ اسلام حضرت مولانا محمد منظور نعمانی

- واقعہ کربلا سے متعلق افسانوی کہانیوں کی اصل حقیقت۔
- تاریخ میں دجل وتلبیس کے حیرت انگیز واقعات۔
- اصحابِ بنو امیہ سے بغض وحسد کے اسباب۔

تاریخ وسیرت سے دلچسپی رکھنے والے ہر باذوق قاری کے لئے انتہائی اہم کتاب۔!

قیمت ۶۰ روپے

بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

○ راوی پبلشرز۔ الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور